"یہ مضمون آپ خود عرشی صاحب کے پاس بھیج دیجیے تو مناسب ہوگا۔ وہ ایک عمدہ مصنف اور بڑے اچھے محقق ہیں، اپنی غلطیوں کے تسلیم کرنے میں میں نے ان کی طرح کم آدمی دیکھے ہیں۔ بعض مصنف تو ایسے ہیں کہ اگر آپ ان کی کتاب پر تنقید لکھیں تو وہ خود اور ان کے حواریین مارنے مرنے اور لڑنے لڑانے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ یہ سانحہ خود میرے ساتھ گزر چکا ہے۔ دسمبر ۱۹۴۶ء کے نگار میں ایک تنقید میری شائع ہوئی یاروں نے وہ ہنگامہ مچایا اور وہ چیخ و پکار کہ برسوں تک اس کا سلسلہ نہ ٹوٹا۔ نجیب اشرف ندوی، مسعود عالم ندوی اور بعض اچھے دوستوں کی دوستی سے محروم ہونا پڑا۔

عرشی صاحب ان لوگوں میں نہیں ہیں وہ آپ کی تنقید دیکھ کر خوش ہوں گے اور اپنی غلطیوں کو تسلیم کرنے میں کبھی دریغ نہ کریں گے۔"

مکتوب مؤرخہ ۲۶ اپریل ۱۹۴۷ء

اس مقام پر حالی نے یادگار غالب میں مرزا کی حق پسندی کے ضمن میں جو آخری پیراگراف لکھا ہے اس کا نقل کرنا ناگزیر ہے:

"ان باتوں کے بیان کرنے سے مرزا کی لغزشیں خلقت کو دکھانی مقصود نہیں۔ بلکہ انصاف اور حق پسندی کی وہ شریف خصلت اور وہ ملکہ جس کے بغیر انسان کبھی ترقی نہیں کر سکتا، مرزا کی ذات میں دکھانا مقصود ہے۔ جن لوگوں میں اپنی غلطی تسلیم کرنے کی قابلیت نہیں ہوتی۔ اس کا اپنے فن میں ترقی کرنا ناممکن ہے۔"

اور جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ کسی فن میں ترقی کے اس درجے پر پہنچ چکے ہیں جس سے اونچا درجہ نہیں ہو سکتا، وہ نہ حالی کے مخاطب ہیں اور نہ میرے۔